

معاہدہ و مستأمن (غیر ملکی سفیر و سیاح وغیرہ) کو عمداً یا
خطاً قتل کرنے کی حرمت



فضيلة الشيخ عبد المحسن بن حمد العباد البدر حفظه الله



معاہدہ و مستأمن (غیر ملکی سفیر
و سیاح وغیرہ) کو عمداً یا
خطاً قتل کرنے کی حرمت

معاہدہ و مستأمن (غیر ملکی سفیر و سیاح وغیرہ) کو عمداً یا
خطاً قتل کرنے کی حرمت



فضيلة الشيخ عبد المحسن بن حمد العباد البدر حفظه الله



معاہدہ و مستأمن (غیر ملکی سفیر
و سیاح وغیرہ) کو
عمداً یا خطاً قتل کرنے کی حرمت
فضیلہ الشیخ عبد المحسن بن حمد العباد
البدر حفظہ اللہ

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده، اما بعد!

اسلام ميہ ذمی (و غیر مسلم جو مسلم ملک ميہ جزیہ دے کر رہتے ہیں) معاہدہ (جو اسلامی ملک ميہ معاہدہ کے تحت آیا ہو) اور مستأمن (جسے مسلمانوں نے امان دی ہو) کو قتل کرنا حرام ہے اس بارے ميہ شدید وعید وارد ہوئی ہے

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب صحیح بخاری حدیث نمبر: 3166 ميہ حدیث روایت فرمائی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی رحمہ للعالمین نے فرمایا:

”مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا تَوَجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا“

(جس کسی نے معاہدہ کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکے گا حالانکہ اس کی خوشبو تو چالیس سال کی مسافت سے بھی سونگھی جاسکتی ہے)

امام بخاری رحمہ اللہ اسے کتاب الجزیہ ميہ باب ”إِثْمٌ مِّنْ قَتْلِ مُعَاهِدًا بَغْيًا جُرْمٌ“ (جو کسی معاہدہ کو بلا جرم کے قتل کرے اس کا گناہ) کے تحت لے کر آئے ہیں

اسی طرح سے اسے کتاب الديات ميہ باب ”مَنْ قَتَلَ ذِمِّيًّا بَغْيًا جُرْمٌ“ (جو کسی ذمی کو بلا جرم کے قتل کرے اس کا گناہ) کے تحت بھی لائے ہیں اور وہاں یہ الفاظ ہیں:

”مَنْ قَتَلَ ذِمِّيًّا مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا“

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری ميہ اسی حدیث کے ضمن ميہ ذمی اور معاہدہ کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس سے مراد ہے وہ شخص جس کا مسلمانوں سے عہد ہو چاہے جزیہ کے ذریعے ہو یا حکمران کی جانب سے کسی معاہدہ کے تحت ہو یا کسی

بھی مسلمان نہ اسے امان دی ہو

اور امام نسائی رحمہ اللہ اپنی کتاب سنن نسائی حدیث نمبر: 4750 میں ان الفاظ سے روایت کرتے ہیں:

”مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ لِمِ يَجِدُ رِيحَ الْجَنَّةِ، وَإِنْ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا“

(جس کسی نے اہل ذمہ میں سے کسی کو قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکے گا حالانکہ اس کی خوشبو تو چالیس سال کی مسافت سے بھی سونگھی جاسکتی ہے)

اسی طرح سے حدیث نمبر: 4749 میں بھی صحیح سند کے ساتھ صحابہ کرام میں سے کسی شخص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”مَنْ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ لِمِ يَجِدُ رِيحَ الْجَنَّةِ، وَإِنْ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعِينَ عَامًا“

(جس کسی نے اہل ذمہ میں سے کسی شخص کو قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکے گا حالانکہ اس کی خوشبو تو ستر سال کی مسافت سے بھی سونگھی جاسکتی ہے)

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

”مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا فِي غَيْرِ كُنْهِهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ“

(جس کسی نے معاہدہ کو بے وقت قتل کیا اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام فرمادی)

اسے امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے حدیث نمبر: 2760 اور امام نسائی رحمہ اللہ نے حدیث نمبر: 4747 میں صحیح سند کے ساتھ روایت فرمایا امام نسائی رحمہ اللہ نے حدیث نمبر: 4748 میں ان الفاظ کا اضافہ نقل فرمایا:

”أَنْ يَشْمُ رِيحَهَا“

(اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام کر دیا کہ وہ جنت کی خوشبو بھی سونگھ پائے)

امام المنذرى رحمہ اللہ نے الترغیب والترہیب 2/635 میں فرمایا: **”فِي غَيْرِ كَنْهٍ هـ“** کا معنی ہے کہ وقت یعنی ایسے وقت میں قتل نہ کیا جاوے جب اس کا قتل جائز تھا یعنی اس کا کوئی عذر نہ تھا۔

اور فرمایا: اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت فرمایا اور اس کے الفاظ ہیں:

”مَنْ قَتَلَ زَفْسًا مُعَاهِدَةً بِغَيْرِ حَقِّهَا، لَمْ يَرْحَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنْ رَاحَ رِيحَ الْجَنَّةِ لَتُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ مِائَةِ عَامٍ“

(جس کسی نے ناحق کسی معاہدہ جان کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکے گا حالانکہ اس کی خوشبو تو سو سال کی مسافت سے سونگھی جاسکتی ہے)۔

شیخ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح لغیر ہے۔ جہاں تک معاملہ ہے کسی معاہدہ کو قتل کرنا تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں دیت اور کفارے واجب قرار دیا ہے۔

فرمان الہی ہے:

”وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بِبَيْتِكُمْ وَبَيْتِهِمْ مِيثَاقٌ فِدْيَةٌ مَسْلُومَةٌ أَلَيْسَ أَهْلًا لَهُ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مَوْمِنَةٌ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامٌ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا“
(النساء: 92)

(اور اگر مقتول اس قوم سے ہو کہ تم میں اور ان میں عذر و پیمانہ ہے تو خون بہا لازم ہے، جو اس کے کنبہ والوں کو پہنچایا جائے اور ایک مسلمان غلام آزاد کرنا بھی ضروری ہے، پس جو نہ پائے اس کے ذمہ لگاتار دو مہینے کے روزے ہیں اللہ تعالیٰ سے بخشوانے کے لئے، اور اللہ تعالیٰ بخوبی جاننے والا اور حکمت والا ہے)۔

آخر میں میں کہوں گا کہ ان نوجوانوں اپنے بارے میں اللہ تعالیٰ سے رو، اور شیطان کا شکار نہ بنو، جو تمہارے لیے دنیا اور آخرت کی ذلت و رسوائی کو جمع کر دے گا اور مسلمانوں کے بارے میں ان کے بوڑھوں، ناتوانوں اور نوجوانوں کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ سے رو اسی طرح سے مسلمان عورتوں کے بارے میں ان کی ماؤں، بیٹیوں، بہنوں، پھوپھیوں اور خالوؤں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے رو عمر رسیدہ بزرگوں سے لے کر شیرخوار بچوں تک کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے رو معصوم جانوں کے ضائع ہونے اور قابل احترام مال کے تلف ہونے کے بارے میں ہی کچھ اللہ کا ر پیدا کرو

فَاتَّقُوا الذَّارِ السَّيِّئَةَ وَقُوْا لَهَا
الذَّاسُ وَالْحِجَارَةَ (البقرہ: 24)
 (اس آگ سے بچو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہے)

وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى
اللَّهِ، ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَّا
كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ (البقرہ: 281)
 (اور اس دن سے رو جس میں تم سب اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا)

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ
خَيْرٍ مِّمَّ حَضَرَ، وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ
تَوَدَّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ
أَمَدًا أَوْ بَعِيدًا (آل عمران: 30)
 (جس دن ہر نفس (شخص) اپنی کی ہوئی نیکیوں کو اور اپنی کی ہوئی برائیوں کو موجود پالے گا، آرزو کرے گا کہ کاش! اس کے اور برائیوں کے درمیان بہت سی دوری ہوتی)

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ،
وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ، وَمَنْ حَابَّ
لَهُ وَبَنِيهِ، لِكُلِّ
يُفْغِنِيهِ (عبس: 34-37)

(اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی سے، اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے، اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے، ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایسی فکر (دامن گیر) ہوگی جو اس کے لئے کافی ہوگی)

اپنی نیند سے بیدار ہو جاؤ اور خواب غفلت سے ہوش میں آؤ زمین میں فساد پھیلانے کی خاطر شیطان کی سواری نہ بنو

اللہ عزوجل سے دعائے خیر کے لئے مسلمانوں کو ان کے دین کا صحیح فہم عطاء فرمائیں اور انہیں فتنوں کی گمراہیوں سے محفوظ فرمائیں، خواہ ظاہر ہو یا باطن اور اللہ تعالیٰ درود و سلام اور اپنی برکت اپنے بند اور نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ان کی آل اور تمام اصحاب پر نازل فرمائیں

والآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین